48960 ـ ايك مٹھی سے زائد داڑھی كاٹنا

سوال

ايك مٹھی سے زائد داڑھی كاٹنے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى فعلى اور قولى سنت داڑھی بڑھانا ہے، اور آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے داڑھی كو بڑھانے اور اسے اپنى حالت ميں چھوڑنے كا حكم بھى ديا ہے.

امام بخارى اور مسلم وغيره نے عبد اللہ بن عمر رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مونچيں پست كرو، اور داڑھيوں كو اپنى حالت پر چھوڑ دو "

صحيح بخارى حديث نمبر (5443) صحيح مسلم حديث نمبر (600).

اور ايك روايت ميں ہے:

" مشركوں كى مخالفت كرو، اور مونچھيں كٹاؤ، اور داڑھياں اپنى حالت پر چھوڑ دو "

صحيح مسلم حديث نمبر (602).

اور امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو ہريره رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت كيا ہے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مونچھيں كاٹو، اور داڑھياں لمبى كرو، اور مجوسيوں كى مخالفت كرو "

صحيح مسلم حديث نمبر (383).

اور مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں ہے:

" اعفاء اللحیة کا معنی یہ ہے کہ: داڑھی اپنی حالت میں چھوڑ دو اور کاٹو نہیں، حتی کہ وہ بڑھ جائے یعنی زیادہ ہو جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ قولی سنت تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل یہ ہے کہ: یہ ثابت نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی کاٹی ہو.

اور وہ حدیث جو ترمذی میں عمرو بن شعیب عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کے طول و عرض سے کاٹا کرتے تھے "

امام ترمذی نے اس حدیث کے متعلق کہا ہے: یہ حدیث غریب ہے، دیکھیں: ترمذی حدیث نمبر (2912).

اور اس حدیث کی سند میں عمر ہارون ہے جو متروک راوی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے تقریب التھذیب میں کہا ہے، اس سے علم ہوا کہ یہ حدیث صحیح نہیں، اور اس سے حجت قائم نہیں ہو سکتی اس کے مقابلہ میں صحیح احادیث ہیں جو داڑھی کو بڑھانے اور زیادہ کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں.

لیکن جو بعض لوگ داڑھی منڈاتے یا پھر داڑھی کے طول و عرض سے کٹواتے ہیں، تو یہ جائز نہیں، کیونکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ اور ان کے داڑھی بڑھانے کے حکم کے مخالف ہے اور امر وجوب کا تقاضا کرتا ہے حتی کہ اسے اس اصل یعنی وجوب سے پھیرنے والا صارف مل جائے، اور ہمارے علم میں تو کوئی ایسی دلیل نہیں جو اسے اس معنی سے دوسرے معنی میں لے جائے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (5 / 136).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" داڑھی کٹوانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مخالف ہے، آپ کا فرمان ہے: " داڑھی کو بڑھاؤ " اور " داڑھی لٹکاؤ " تو جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و اتباع کرنا چاہتا ہے وہ داڑھی کا کوئی بال نہ کاٹے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہی ہے کہ داڑھی میں سے کچھ بھی نہ کاٹا جائے، اور اسی طرح پہلے انبیاء کا بھی یہی طریقہ تھا.

دیکھیں: فتاوی ابن عثیمین (11 / 126).

اور بعض اہل علم کی رائے ہے کہ مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنا جائز ہے، انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل سے استدلال کیا ہے، بخاری نے روایت کیا ہے کہ:

" ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں پکڑتے اور جو اس سے زیادہ ہوتی

اسے کاٹ دیتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5892).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل سے دلیل پکڑی ہے کہ وہ حج میں مٹھی سے زیادہ داڑھی کاٹ دیا کرتے تھے، تو اس میں اس کے لیے کوئی حجت اور دلیل نہیں، کیونکہ یہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا اجتھاد تھا، بلکہ دلیل اور حجت تو ا نکی روایت میں ہے نہ کہ اجتھاد میں.

علماء کرام نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ صحابہ کرام اور ان کے بعد میں سے راوی کی روایت جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو وہ ہی حجت ہے، اور جب رائے اس کی مخالف ہو تو روایت رائے پر مقدم ہو گی.

دیکھیں: فتاوی و مقالات الشیخ ابن باز (8 / 370).

اور شیخ عبد الرحمن بن قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اور بعض اہل علم نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے فعل کی بنا پر ایك مٹھی سے زائد داڑھی کاٹنے کی اجازت دی ہے، اور اکثر علماء اسےمکروہ سمجھتے ہیں، اور اوپر جو کچھ بیان ہو چکا ہے اس کی بنا پر یہی زیادہ ظاہر ہے، اور امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مختار یہی ہے کہ داڑھی کو اپنی حالت میں چھوڑ دیا جائے، اور اسے بالکل تھوڑا سا بھی نہ کاٹا جائے....

اور الدر المختار میں ہے: اور داڑھی سے کچھ کاٹنا جو کہ مٹھی سے کم ہو کسی نے بھی مباح نہیں کیا " اھ مختصرا.

دیکھیں: تحریم حلق اللحی صفحہ نمبر (11).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (9977) اور (1189) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .